مختصر کتاب الکبائر

(باللغة الأردية)

تالیف

امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ

ترجمہ

سعید احمد قمر الزمان

نظر ثانی

عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ

طباعت واشاعت

دفتر تعاون برائے دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض

مملکت سعودی عرب

لأى سؤال أو اقتراح أو تصحيح يرجى مراسلتنا من الموقع التالى:

www.islamhouse.com

المكتب التعاونى للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة

هاتف: ٤٤٥٤٩٠٠ - ٤٩١٦٠٦٥

عنوان الموقع:

www.islamhouse.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ، نَحْمَدُہُ، وَنَسْتَعِيْنُہُ ، وَنَسْتَغْفِرُہُ، وَنَعُوذُ بِا للّٰہِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہُ ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِیَ لَہُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَاشَرِيْكَ لَہُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ، أَمَّابَعْدُ:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَاتَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ﴾(آل عمران: ۱۰۲)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔''

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَاتَّقُوْا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْباً﴾ (النساء: ۱)

''اے لوگو! اپنے پروردگار کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم (سب) کو ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہ کثرت مرد اور عورتیں پھیلا دیے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے واسطہ سے ایک دوسرے سے مانگتے ہو، اور قرابتوں کے باب میں بھی (تقویٰ اختیار کرو)

بیشک اللہ تم پر نگراں ہے۔''

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِیْدًا ☆ یُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْماً﴾ (الأحزاب: ۷۰،۷۱)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور راستی کی بات کرو (اللہ) تمہارے اعمال درست کردے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی سووہ بڑی کامیابی کو پہنچ گیا۔''

امابعد:

بہترین کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اور بہترین طریقہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے، اور بدترین چیزیں بدعتیں ہیں اور (دین میں) ہرایجاد کردہ چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔

ارشادالٰہی ہے:

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلاً كَرِیْماً﴾ (النساء: ۳۱)

''اگرتم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ دور کردیں گے اور تمہیں عزت و بزرگی کی جگہ داخل کریں گے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص کبیرہ

گناہوں سے اجتناب کرے تو وہ اس کو اپنی مرضی اور فضل وکرم سے جنت میں داخل کرے گا، کیونکہ صغیرہ گناہ پنج وقتہ نمازوں، نماز جمعہ اور رمضان کے روزوں کی پابندی کی وجہ سے معاف کردیے جاتے ہیں، اس بات کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

''پنج وقتہ نمازیں، جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک کی عبادتیں اس درمیان کے سارے گناہوں کے لئے کفارہ ہوتی ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔'' امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔

اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ گناہ کبیرہ سے احتراز انتہائی اہم چیز ہے (اس تنبیہ کے ساتھ کہ توبہ واستغفار کے بعد گناہ کبیرہ باقی نہیں رہ جاتا اور گناہ صغیرہ مسلسل کرنے سے صغیرہ برقرار نہیں رہتا جیسا کہ اہل علم نے بیان فرمایا ہے)

کبیرہ گناہوں سے احتراز واجتناب کے لئے ہمیں ان کا جاننا انتہائی ضروری ہے، چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

'' لوگ رسول اللہ ﷺ سے نیکیوں کے متعلق پوچھا کرتے تھے لیکن میں برائیوں کی بابت دریافت کیا کرتا تھا اس اندیشہ سے کہ وہ مجھے لاحق نہ ہوجائیں''۔ (بخاری ومسلم اور دوسرے محدثین نے روایت کیا ہے)

کسی شاعر نے کہا ہے:

عَرَفْتُ الشَّرَّ لاَ لِلشّرِّ لٰكِنْ لِتَوَقِّيْهِ
وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفِ الْخَيْرَ مِنَ الشَّرِّ يَقَعُ فِيْهِ

میں نے شر کی واقفیت برائے شر نہیں حاصل کی ہے بلکہ اس سے بچنے کے لئے کی ہے، کیونکہ جو شخص خیر وشر میں تمیز نہیں کرتا وہ شر کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔

لہٰذا ہم نے یہ مفید سمجھا کہ ان کبیرہ گناہوں کی تفصیلات کا تذکرہ کردیں جن کو امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب ''**الکبائر**" میں جمع فرمایا ہے، ان کے علاوہ کچھ اور کبائر کا اضافہ کردیں جنہیں دوسرے علماء نے اپنی اپنی کتابوں میں متفرق مقامات پر بیان کیا ہے، تاکہ ہم ان سے اجتناب واحتراز کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں ہم نے قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ایک دو دلیلیں پیش کرنے پر اکتفا کیا ہے اور بعض گناہ کبیرہ جن کا مفہوم ومعنیٰ پوری طرح واضح نہ تھا ان کی مختصر سی تشریح وتفسیر بھی کردی ہے۔

اس سے پہلے میں نے کتاب ''**الکبائر**" کی تلخیص کرکے اسے کتاب "**الطریق الی الجنة**" کے پہلے حصہ میں مستقل فصل کے طور پر شامل کیا تھا، لیکن اُس وقت کتاب "**الکبائر**" کا ایک ناقص نسخہ میرے سامنے تھا، بعد میں استاذ محی الدین مستو کی تحقیق کے ساتھ مؤسسہ علوم القرآن کا شائع کردہ محقق اور کامل نسخہ مجھے دستیاب ہوگیا، چنانچہ اس میں موجود اضافوں سے میں نے اس نئے ایڈیشن میں استفادہ کیا ہے۔

اخیر میں اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور صفات عالیہ کے ذریعے اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس رسالہ کو خود میرے اور سارے مسلمانوں کے لئے نفع بخش اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔ وَآخِرُ دَعْوَانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

کبائر کی تعریف:

بعض لوگ گناہ کبیرہ صرف ان سات چیزوں کو ہی سمجھتے ہیں جن کا بیان ''سات کبیرہ گناہ'' والی حدیث میں ہوا ہے، حالانکہ یہ صحیح نہیں، کیونکہ یہ ساتوں چیزیں دیگر گناہ کبیرہ کے ضمن میں ہیں، اور اس کے معنی یہ نہیں ہوتے کہ ''کبائر'' صرف ان سات چیزوں میں محدود ہیں، اسی سلسلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ ان کی تعداد ستر تک پہنچ جاتی ہے نہ کہ یہ صرف سات تک محدود ہیں۔ (امام طبری نے صحیح سند سے روایت کیا ہے)۔

کتاب "**الکبائر**" کے مصنف امام شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سات گناہ کبیرہ والی حدیث میں کبائر کو محدود نہیں کر دیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ وغیرہ نے کبیرہ گناہوں کی یوں تعریف کی ہے:

''گناہ کبیرہ ہر اس گناہ کو کہتے ہیں جس کے مرتکب کے لئے دنیا میں کوئی سزا مقرر کی گئی ہو یا آخرت میں کوئی وعید سنائی گئی ہو۔''

شیخ الاسلام نے کبیرہ گناہ کی تعریف میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ:

''یا اس کے مرتکب سے ایمان کی نفی کی گئی ہو یا ملعون وغیرہ جیسے الفاظ استعمال کئے گئے ہوں۔''

حاصل کلام یہ ہے کہ علماء کے قول کے مطابق توبہ واستغفار کے بعد گناہ کا وجود نہیں رہتا اور گناہ صغیرہ کو مسلسل کرنے سے وہ صغیرہ نہیں رہ جاتا۔

بعض علماء نے گناہ کبیرہ کے جو اعداد وشمار پیش کیے ہیں ان کی تعداد ستر یا اس

سے بھی زیادہ ہے۔

چنانچہ ہم ان کبیرہ گناہوں کو واضح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جن کو امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب **"الکبائر"** میں ذکر کیا ہے، ان کے علاوہ بعض دوسرے کبائر کا بھی ذکر کریں گے جن کو علماء نے مختلف جگہوں پر اپنی اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے، اور بعض کی مختصر تشریح وتوضیح بھی کر دی گئی ہے۔

کبیرہ گناہوں کا بیان

(۱) شرک باللہ:

اوراس کی دوقسمیں ہیں:

۱-شرک اکبر:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت کرنا، یاکسی طرح کی عبادت غیراللہ کے لئے کرنا ''شرک اکبر'' کہلاتا ہے، مثلاً غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا، پکارنا، وغیرہ۔مشرکین اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ بعض دوسری چیزوں کی بھی عبادت کیا کرتے تھے۔

اس کے گناہ کبیرہ ہونے کی دلیل مندرجہ ذیل آیت کریمہ ہے:

﴿إِنَّ اللّٰـهَ لاَ يَـغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِـهِ وَيَـغْـفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِـمَنْ يَّشَآءُ﴾

(النساء: ٤٨)

''اللہ اس کوتو بیشک نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے لیکن اس کے علاوہ جس کسی کو چاہے گا بخش دے گا۔''

مزید معلومات کے لئے کتاب ''فتح المجید شرح کتاب التوحید'' کا مطالعہ کر لینا فائدہ مند ہوگا۔

۲-شرک اصغر:

اعمال صالحہ میں ریاکاری اوردکھاوے کو کہتے ہیں، اس کی دلیل ارشادربانی ہے:

﴿فَوَيْـلٌ لِّـلْـمُـصَـلِّيْـنَ الَّـذِيْـنَ هُمْ عَنْ صَلاَتِهِمْ سَاهُوْنَ☆الَّذِيْنَ هُمْ

يُرَآءُ وْنَ ☆ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ﴾ (الماعون: ٤-٧)

''سو بڑی خرابی ہے ایسے نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھے ہیں (اور) جو ایسے ہیں کہ ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیزوں کو بھی روکے رہتے ہیں۔''

اسی سلسلہ میں نبی کریم ﷺ حدیث قدسی کو نقل کرتے ہیں:

''میں تمام شرکاء میں شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں، اگر کسی نے نیکی کرتے وقت میرے ساتھ کسی اور کو بھی شریک کر دیا تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔'' (یعنی مجھے ایسے عمل کی کوئی ضرورت نہیں جس میں شرک کی آمیزش ہو)۔ (مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، مختصر صحیح مسلم: ۲۰۸۹)

(۲) قتل کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لاَ يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهاً آخَرَ وَلاَ يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلاَ يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَاماً ☆ يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَاناً ☆ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً﴾ (الفرقان: ٦٨-٧٠)

''اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس (انسان کی) جان کو اللہ نے حرام قرار دے دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر ہاں حق پر، اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا اس کو سزا سے سابقہ پڑے گا، قیامت

کے دن اس کا عذاب بڑھتا جائے گا اور اس میں ہمیشہ ذلیل ہو کر پڑا رہے گا، مگر جو توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرتا رہے۔''

(۳) جادو ٹونا کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (البقرہ:۲:۱۰۲)

''البتہ شیطان (ہی) کفر کرتے تھے، وہ لوگوں کو سحر (جادوگری) کی تعلیم دیتے تھے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''سات مہلک امور سے اجتناب کرو:

۱-اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔

۲-جادو ٹونا کرنا۔

۳-بلا جرم کسی کو قتل کرنا۔

۴-سود کھانا۔

۵-یتیم کا مال ہڑپ کر جانا۔

۶-میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا۔

۷-پاک دامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔''

(اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر:۱۴۴)

(۴) نماز نہ پڑھنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوْا الصَّلاَةَ وَاتَّبَعُوْا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيّاً☆اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صٰلِحاً﴾ (مريم: ٥٩، ٦٠)

''پھر ان کے بعد ایسے ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو برباد کیا اور خواہشات کی پیروی کی، سو وہ عنقریب خرابی سے دوچار ہوں گے، بجز اس کے جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک کام کرنے لگا۔''

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''آدمی اور کفر کے درمیان بس نماز چھوڑ دینے کا فرق ہے۔''

(مسلم نے روایت کیا ہے، نووی ۲/۴۳۲)

دوسری جگہ ارشاد گرامی ہے:

''ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان نماز کا معاہدہ ہے، تو جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔'' (امام احمد نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر: ۴۱۴۳)

(۵) زکوٰۃ نہ دینا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْراً لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (سورة آل

عمران: آیت ۱۸۰)

''اور جو لوگ اس میں بخل کرتے ہیں جو کچھ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے، وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں کچھ اچھا ہے، نہیں بلکہ ان کے حق میں (بہت) برا ہے، عنقریب انہیں قیامت کے دن طوق پہنایا جائے گا اس (مال) کا جس میں انہوں نے بخل کیا۔''

(۶) بلا عذر رمضان کے روزے نہ رکھنا:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، فتح الباری ۱/ ۵۴۹)

(۷) استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا:

اس کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ہے جسے امام بخاری نے روایت کیا ہے، کیونکہ حج بھی اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور استطاعت رکھتے ہوئے اس کو ادا نہ کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

(۸) والدین کی نافرمانی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ

وَلاتَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيْماً ☆ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا﴾ (الإسراء: ٢٣،٢٤)

''اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں ان دونوں میں سے ایک یا وہ دونوں، تو ان سے اف بھی نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے ادب کے ساتھ بات چیت کرنا اور کہتے رہنا کہ: اے میرے پروردگار! ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''کیا میں تم کو گناہ کبیرہ میں سب سے بڑے گناہ کو نہ بتا دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ضرور بتا دیں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔''

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، فتح الباری ۱۰/ ۴۰۵)

(۹) اہل واقارب سے قطع تعلقی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِيْ الْاَرْضِ وَتَقَطَّعُوْا اَرْحَامَكُمْ☆ أُوْلَئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمىٰٓ اَبْصَارَهُمْ﴾

(محمد : ٢٢،٢٣)

''کیا تم لوگوں سے اس کے سوا کچھ توقع کی جاسکتی ہے کہ اگر تم الٹے منہ پھر گئے تو زمین میں فساد برپا کرو گے اور آپس میں قطع رحمی کرلو گے، یہی

لوگ تو ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے، سوانہیں بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کردیا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جنت میں رشتوں کو کاٹنے والا شخص نہیں جائے گا۔''

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، فتح الباری ۱۰/ ۴۱۵)

مزید ارشاد فرمایا:

''رشتوں کو جوڑنے والا وہ شخص نہیں جو بدلے میں رشتے استوار کرتا ہے، بلکہ حقیقی معنوں میں رشتوں کو جوڑنے والا وہ ہے جو ٹوٹے ہوئے رشتے استوار کرے۔'' (امام احمد نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع، حدیث نمبر: ۵۳۸۵)

اس لئے میرے بھائی! صلہ رحمی کے لیے آگے بڑھو، باہمی محبت ومودت، زیارت وملاقات اور نصرت ومدد کے ذریعہ اسے فروغ دو اور قدرے ایذا رسانی پر صبر وتحمل سے کام لو، یہی حقیقی معنوں میں صلہ رحمی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا کرے۔

(۱۰) زناکاری:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوْا الزِّنٰىٓ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا﴾ (الاسراء: ۳۲)

''اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ، یقیناً یہ بڑی بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔''

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر سر کے اوپر سائبان کی مانند ہو جاتا ہے اور جب وہ اس سے باز آجاتا ہے تو لوٹ آتا ہے۔''

(امام ابوداود نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر: ۵۸۶)

مزید ایک حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا فحش کلامی ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے اور پیر کا زنا چلنا ہے اور کان کا زنا سننا ہے، نفس تو خواہش وشہوت کا اظہار کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔'' (اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے)

اور اس دور میں آنکھوں کی زنا کاری ٹیلی ویژن پر عورتوں کی عریاں تصویریں دیکھنے سے بھی ہوتی ہے اور اسی وجہ سے ایسے مشاہد ومناظر کا ٹی وی پر بھی دیکھنا حرام قرار دیا گیا ہے۔

ہر جگہ کے اکثر وبیشتر ٹی وی کے پروگرام ایسے ہی مشاہد ومناظر پر مشتمل ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ آمین ۔

(۱۱) لواطت اور عورت کے دبر میں مباشرت کرنا:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو نہیں دیکھے گا جو کسی مرد سے صحبت کرے یا عورت کے دبر (سرین) میں مباشرت کرے۔''

(اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع: ۷۸۰۱)

(۱۲) سودخوری:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبَا لَايَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ﴾ (البقرہ: ۲۷۵)

''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ لوگ کھڑے نہ ہوسکیں گے مگر اس شخص کے کھڑے ہونے کی طرح جسے شیطان نے چھوکر خبطی بنادیا ہو۔''

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''سودخوری کے تہتر درجے ہیں، ان میں سب سے خفیف اور ہلکا درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے اور سب سے بڑا سود مسلمان بھائی کی آبروریزی ہے''۔

(اسے حاکم نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر: ۳۵۳۹)

(۱۳) اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ﴾

(الزمر: ٦٠)

''اور قیامت کے دن ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا تھا۔''

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جوشخص میری طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرے تو اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم سمجھ لینا چاہیے''۔

(اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے فتح الباری ۱/۲۰۱)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اگر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی جھوٹی بات منسوب کی جائے جس سے حرام' حلال ہوجائے اور حلال' حرام ہوجائے تو یہ بلا شبہ کفر محض ہے''۔

(۱۴) یتیم کا مال کھانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الَّـذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمیٰ ظُلْماً اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا وَّسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا﴾ (النساء: ۱۰)

''بیشک جولوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ بس اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور عنقریب وہ دہکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔''

(۱۵) میدان جہاد سے بھاگ جانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَـنْ یُّـوَلِّھِـمْ یَـوْمَئِذٍ دُبُرَہٗ اِلَّا مُتَحَرِّفاً لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلیٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ﴾ (الانفال: ۱۶)

''اور جوکوئی ان سے اپنی پشت اس روز پھیرے گا سوائے اس کے کہ پینترا

بدل رہا ہو لڑائی کے لئے یا کسی دوسری فوج کی طرف پناہ لے رہا ہو، تو وہ اللہ کے غضب میں آ جائے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔''

حالات حاضرہ میں افسوس کہ مسلمان صرف میدان جہاد ہی سے راہ فرار اختیار کئے ہوئے نہیں ہیں بلکہ جہاد فی سبیل اللہ سے بھی منہ موڑے ہوئے ہیں، بس اللہ تعالیٰ ہی سے امن وعافیت کی دعا ہے۔

(۱۶) حکمرانوں کی اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ بازی اور ظلم وستم کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (الشوریٰ: ٤٢)

''الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور روئے زمین پر ناحق سرکشی کرتے پھرتے ہیں، ایسوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

(اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع: ٦٤٠٧)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

''ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا''۔

(اسے امام بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے)۔

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

''جو حکمران اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ بازی کا معاملہ کرے وہ جہنمی ہے''۔

(ابن عساکر نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر ۲۷۱۳)

ایک اور حدیث میں آیا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے امور کا ذمہ دار ہوا اور وہ ان کی دوستی اور ضروریات اور فقر و فاقے سے بے نیاز ہو گیا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حاکم کی دوستی اور حاجتوں اور فقر و فاقے سے بے نیاز ہو جائے گا۔''

(امام ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر: ۶۵۹۵)

فائدہ: آج ہماری حالت اپنی شامت اعمال کی وجہ سے انتہائی افسوس ناک ہے کیونکہ ہم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ چھوڑ دیا ہے، آج اسلامی ملکوں کی تعداد پچاس سے اوپر ہے جن میں مسلمان غیر معمولی تعداد میں آباد ہیں، لیکن ہائے افسوس! کہ ان کی اکثریت سودی کاروبار انتہائی ڈھٹائی سے جائز تصور کر کے کر رہی ہے، شراب نوشی اور زنا کاری کے بازار گرم ہیں، اور اس کے علاوہ مختلف قسم کی بے حیائیاں اور برائیاں عام ہیں، اور سب سے بڑھ کر افسوس اس بات کا ہے کہ بہت کم ہی لوگ -الا ماشاء اللہ- منکرات پر نکیر کرتے اور کسی ملامت کا خوف کئے بغیر دعوت دین دیتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جب لوگ منکرات دیکھ کراس پر روک ٹوک نہ کریں، تو اللہ تعالیٰ جلد ہی ان پر ایسا عذاب مسلط کردے گا جو سبھی کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا''۔

(اسے امام احمد نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر: ۱۹۷۴)

(۱۷) فخر وتکبر اور خود پسندی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّهٗ لاَ يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ﴾ (النمل: ۲۳)

''بیشک وہ (اللہ تعالیٰ) تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔''

جو حق تعالیٰ کے ساتھ تکبر کرتا ہے تو اس کا ایمان کچھ فائدہ مند نہ ہوگا، جس طرح ابلیس لعین نے کیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جنت میں وہ شخص نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرا سا بھی کبر ہو''۔

اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہر آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے لباس اور جوتے اچھے ہوں، (تو کیا یہ بھی کبر ہے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے، کبر وتکبر تو حق سے سرکشی اور لوگوں کی تحقیر ہے یعنی لوگوں کو ذلیل سمجھنا ہے''۔

(اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے، النووی ۱/ ۴۴۹)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلاَ تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلاَ تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحاً اِنَّ اللّٰهَ

لاَ یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾ (لقمان: ۱۸)

''اورلوگوں سے اپنا رخ مت پھیر، اورزمین پر اکڑ کر مت چل، بیشک اللہ کسی تکبر کرنے والے کو اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔''

نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''عظمت میرا ازار ہے، اور بڑائی میری چادر ہے، جو شخص بھی ان دونوں صفات کے حصول کے لیے مجھ سے منازعت کرے گا اس کو میں جہنم میں ڈال دوں گا''۔ (امام مسلم نے کتاب البر میں روایت کیا ہے، حدیث نمبر: ۲۶۲۰)

(۱۸) جھوٹی گواہی دینا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ لاَ یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ (الفرقان: ۷۲)

''اور وہ لوگ جو بیہودہ جھوٹی باتوں کے گواہ نہیں بنتے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

'' کیا میں تم لوگوں کو کبائر میں سب سے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتلا دوں؟ وہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا''۔

(امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے، فتح الباری ۵/۲۶۱)

(۱۹) شراب نوشی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (المائده: ۹۰)

''اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے تو بس نری گندی باتیں ہیں، شیطان کے کام ہیں، سو ان سے بچے رہو، تاکہ فلاح پاؤ۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے''۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث نمبر ۲۰۰۳)

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر اور اس کے پینے اور پلانے والے پر اور فروخت کرنے اور خریدنے والے پر اور نچوڑنے اور نچڑوانے والے پر اور اٹھانے والے پر اور جس کے لئے اٹھا کر لے جائی جائے اس پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر''۔

(امام ابوداود اور حاکم نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر: ۵۰۹۱)

(۲۰) جوابازی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (المائدة: ۹۰)

''اے ایمان والو! شراب اور جوئے اور بت اور پانسے نری گندی باتیں

ہیں، شیطان کے کام ہیں، سو ان سے بچے رہو تا کہ فلاح پاؤ۔''

(۲۱) پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الَّـذِیْـنَ یَـرْمُـوْنَ الْـمُـحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾ (النور: ۲۳)

''جو لوگ تہمت لگاتے ہیں پاک دامن عورتوں پر جو بے خبر ہیں، ایمان والیاں ہیں، ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں، اور ان کے لئے سخت عذاب رکھا ہوا ہے۔''

''قذف'' (تہمت) کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی عورت یا پاکدامن شریف دوشیزہ کے متعلق یہ کہے کہ وہ زنا کار ہے یا اسی جیسے نامناسب الفاظ استعمال کرے۔ واللہ اعلم.

(۲۲) مال غنیمت میں خیانت کرنا:

بیت المال اور زکوۃ کے اموال سے بغیر کسی استحقاق کے کسی چیز کے لے لینے کو اسلام میں غلول کہتے ہیں، اسی طرح سے کسی نے مال غنیمت کی تقسیم سے قبل کوئی چیز لے لی، یا امام المسلمین کی اجازت کے بغیر بیت المال یا زکوۃ کی رقم سے جو فقراء ومساکین کے لئے مخصوص ہیں' ان میں سے کوئی چیز حاصل کر لی تو وہ قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر لادے ہوئے حاضر ہوگا۔

اسی کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ (آل عمران: ١٦١)

''اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو حاضر کرے گا۔''

(۲۳) چوری کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكٰلاً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (المائدة: ٣٨)

''چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت، دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو، ان کے کرتوتوں کے عوض، اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا کے طور پر، اور اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا اور دانا اور بینا ہے۔''

(۲۴) راہ زنی کرنا:

حالت سفر وغیرہ میں لوگوں کا راستہ روک کر بزور طاقت ان کے مال و دولت لوٹ لینا یا ان کے اوپر اور ان کی عزت و آبرو پر اعتدا اور زیادتی کرنا وغیرہ راہ زنی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِيْ الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْا اَوْ يُصَلَّبُوْا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِى الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

عَظِيْمٌ﴾ (المائدة: ٣٣)

''جولوگ اللہ اوراس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں، ان کی سزا بس یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیے جائیں، یا ان کے ہاتھ اور پیر مخالف جانب سے کاٹے جائیں، یا وہ ملک سے نکال دیے جائیں، یہ ان کی رسوائی دنیا میں ہوئی اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔''

(۲۵) جھوٹی قسم کھانا:

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''جس شخص نے جھوٹی قسم اس لئے کھائی تاکہ کسی مسلمان بھائی کا مال اینٹھ لے، تو وہ (قیامت میں) اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: فتح الباری ۸/۲۱۳)

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں:

''گناہ کبیرہ یہ چیزیں ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اور روالدین کی نافرمانی کرنا، اور کسی نفس کو قتل کرنا، اور جھوٹی قسم کھانا''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: فتح الباری ۱۱/ ۵۵۵)

(۲۶) ظلم وستم کرنا:

ظلم لوگوں کے اموال کو ناجائز اور ظالمانہ طریقے سے حاصل کرنے سے ہوتا ہے

اور لوگوں کے ساتھ گالی گلوچ کرنے اور مارنے پیٹنے اور کمزوروں کے ساتھ زیادتی وغیرہ سے ہوتا ہے، ان سبھی صورتوں میں ظلم وستم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ﴾ (الشعراء: ٢٢٧)

''اور عنقریب ان لوگوں کو معلوم ہو جائے گا جنہوں نے ظلم کر رکھا ہے کہ کیسی جگہ ان کو لوٹ کر جانا ہے۔''

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''ظلم وستم کرنے سے اجتناب کرو، اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکی ہی تاریکی ہوگا''۔ (امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(۲۷) ظالمانہ ٹیکس وصول کرنا:

اس طرح کی رقم وصول کرنے والا ڈاکوؤں سے مشابہ ہوتا ہے کیونکہ اس میں لوگوں پر زبردستی ٹیکس مسلط کیا جاتا ہے اور ٹیکس کا لگانے والا اور اس کی وصول یابی کرنے والا اور اس کا لکھنے والا، سب کے سب اس جرم میں شریک ہیں، سب حرام خوری کرنے والے ہیں، اور وصولیابی کرنے والا اس ظالمانہ عمل میں سب سے بڑا مددگار رہوتا ہے بلکہ وہ براہ راست خود ظالم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُوْلٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (الشوری: ٤٢)

الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور زمین پر ناحق سرکشی کرتے پھرتے ہیں، ایسوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ: **''کیا تم لوگ جانتے ہو مفلس کون ہے؟''** لوگوں نے عرض کیا کہ جس کے پاس مال ومتاع نہ ہو، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حقیقی معنوں میں میری امت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ لے کر حاضر ہوگا، اور ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ کسی کو دنیا میں گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال ہضم کرلیا ہوگا، کسی کی خونریزی کی ہوگی، یا کسی کو ناحق مارا پیٹا ہوگا، تو جس شخص کو مثلاً اس نے گالی دی ہوگی اسے اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسرے کو مثلاً جس کو اس نے مارا پیٹا تھا اس کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی، پھر اگر مظالم کے ادا ہونے سے پہلے جو اس پر ہیں اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان مظلوموں کے گناہ اس ظالم کے سر ڈال دیے جائیں گے پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا''۔

(۲۸) حرام خوری کرنا اور مال کے حصول کے لئے جائز وناجائز کی تمیز نہ کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلاَ تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ (البقرة: ۱۸۸)

''اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ۔''

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''ایک شخص جو لمبا سفر کرتا ہے، پراگندہ حال، گرد آلود، اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے کہ اے میرے رب! اے میرے رب! (یعنی گڑگڑا کر دعا کرتا ہے) حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اور اس کا پہننا حرام ہے، اور حرام مال ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہے، تو اس کی دعا کس طرح قبول ہوگی؟''

(امام احمد اور مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع: ۲۷۴۴)

(۲۹) خودکشی کرنا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْماً ☆ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَاناً وَّظُلْماً فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا وَّكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا﴾

(النساء: ۲۹،۳۰)

''اور اپنی جانوں کو مت قتل کرو، بیشک اللہ تمہارے حق میں بڑا مہربان ہے، اور جو کوئی ایسا کرے گا سرکشی اور ظلم کی راہ سے تو ہم عنقریب اس کو آگ میں ڈال دیں گے اور یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔''

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس نے لوہے کی کسی چیز سے خودکشی کر لی تو وہ جہنم کی آگ میں اسی لوہے

کے ذریعہ ہمیشہ اپنے پیٹ کو زخمی کرتا رہے گا، اور جس نے زہر پی کر خودکشی کرلی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ اپنے ہاتھ سے زہر کھاتا رہے گا، اور جس نے پہاڑ سے چھلانگ لگا کر خودکشی کرلی تو وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ چھلانگ لگاتا رہے گا''۔ (امام مسلم نے اسکی روایت کی ہے ملاحظہ ہو: النووی ۱/ ۷۷ ۵)

(۳۰) دروغ گوئی کا عادی ہونا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جھوٹ برائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور برائیاں جہنم تک پہنچا دیتی ہیں، اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے''۔

(امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: فتح الباری ۱۰/ ۵۰۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾ (آل عمران: ٦١)

''اور ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں''۔

(۳۱) اسلامی قوانین کے خلاف فیصلہ کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (المائدة: ٤٤)

''اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کریں، تو یہی لوگ کافر ہیں۔''

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾(المائدة: ٤٥)

''اور جولوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے موافق فیصلہ نہ کریں تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔''

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾(المائدة: ٤٧)

''اور جولوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے موافق فیصلہ نہ کریں تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔''

(۳۲) فیصلہ کرنے پر رشوت لینا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلاتَـاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقاً مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرة: ١٨٨)

''اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ اور نہ اسے حکام تک پہنچاؤ اس غرض سے کہ تمہیں لوگوں کے مال کا ایک حصہ ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع ملے درآں حالیکہ تم جان رہے ہو۔''

حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت ہے۔

نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے کسی کے لیے سفارش کی، پھر اس کی وجہ سے اسے کوئی ہدیہ دیا گیا، اور اس نے اس کو قبول کرلیا، تو اس نے سود کے ایک بڑے دروازے میں

گھسنے کا ارتکاب کیا''۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع حدیث نمبر:۶۳۱۶)

(۳۳) عورتوں اور مردوں کا باہمی مشابہت اختیار کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں، لعنت فرمائی ہے۔''

(امام احمد وغیرہ نے روایت کی ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع:۵۱۰۰)

(۳۴) دیوث صفت (بے غیرت) ہونا:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تین طرح کے آدمیوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے: شراب نوشی کرنے والا، والدین کی نافرمانی کرنے والا اور وہ دیوث (بے غیرت) شخص جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ بے حیائی کیئے جانے کو برداشت کرتا ہے۔''

(امام احمد نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع:۳۰۵۲)

دیوث: اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ بے حیائی وزنا کاری وغیرہ کو (نعوذ باللہ) جانتے یا دیکھتے ہوئے بھی خاموش رہے یا اسے روشن خیالی سمجھے۔ واللہ أعلم۔

(۳۵) حلالہ کرنا اور کروانا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''حلالہ کرنے والوں اور کروانے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔''

(امام احمد نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع: ۵۱۰۱)

حلالہ کی صورتحال اس وقت پیش آتی ہے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے، چنانچہ وہ اپنی بیوی کو دوبارہ اس وقت تک حاصل نہیں کرسکتا جب تک وہ عورت کسی دوسرے مسلمان سے نکاح نہ کرلے، پھر وہ اپنی مرضی سے اسے شرعی طلاق دے دے، اس کے بعد وہ عورت اپنے سابقہ شوہر کے پاس نیا نکاح کر کے واپس آسکتی ہے۔

اور محلل (حلالہ کرنے والا) وہ ہے جو کسی عورت سے ظاہری طور پر نکاح کرتا ہے تاکہ سابقہ شوہر کے لئے اس کی بیوی حلال ہوجائے۔ و الله أعلم.

(۳۶) پیشاب سے طہارت نہ حاصل کرنا:

یہ عیسائیوں کی عادت ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دفعہ دو قبروں کے پاس سے گذرتے ہوئے فرمایا:

''ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہورہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑی چیز کی وجہ سے نہیں ہورہا ہے، ان میں سے ایک قبر والا تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا''۔

(امام بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: الفتح ۲/۱۰/۴۷)

جو شخص پیشاب سے اپنے جسم اور کپڑے کو محفوظ نہیں رکھتا وہ نجس رہتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ (المدثر: ٤)

''اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے۔''

اس لئے مسلمان بھائیوں کو مذکورہ واقعہ سے عبرت وسبق حاصل کرنا چاہئے اور اپنے جسم اور کپڑوں کو پیشاب وغیرہ کی نجاست سے بچانا چاہئے، اور اگر بلا ارادہ لگ جائے تو فوراً اس سے پاکی حاصل کرنا چاہئے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس بلا سے محفوظ رکھے، وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(۳۷) جانور کے چہرے کا داغنا:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''کیا تم کو اس کا علم نہیں کہ میں نے ہر اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو کسی جانور کے چہرے کو داغے یا اس کے چہرے پر مارے۔''

(امام ابوداود نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع: ۱۳۲۶)

(۳۸) دنیا کے لیے علم حاصل کرنا اور علم کا چھپانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ اُوْلٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ☆ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُوْلٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾

(البقرة: ۱۵۹، ۱۶۰)

''بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں اس چیز کو جو کہ ہم کھلی ہوئی نشانیوں اور ہدایت

کے طور پر نازل کر چکے ہیں، بعد اس کے کہ ہم اسے لوگوں کے لئے کتاب میں بیان کر چکے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں، البتہ جو لوگ توبہ کر لیں اور اپنے طرز عمل کو درست اور ظاہر کر دیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کو میں معاف کر دوں گا اور میں بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا رحم والا ہوں۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے علم دین اس لئے حاصل کیا تا کہ بحث ومباحثہ کرے نادانوں سے یا فخر کرے عالموں پر یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔''

(امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع، حدیث نمبر: ۶۱۵۸)

دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس نے علم کو جس سے اللہ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے' دنیا کی غرض سے سیکھا قیامت کے دن اسکو جنت کی بو بھی نہ ملے گی''۔

(امام ابوداود نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع، حدیث نمبر: ۶۱۵۹)

(۳۹) خیانت کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لاتَخُوْنُوْا اللّٰهَ والرَّسُولَ وَتَخُوْنُوْا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (الأنفال: ٢٧)

''اے ایمان والو! خیانت نہ کرو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو، درانحالیکہ تم جانتے ہو۔''

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس میں امانتداری نہیں وہ ایمان دار نہیں اور جس میں وفاداری نہیں وہ دیندار نہیں۔''

(امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع، حدیث نمبر: ۱۷۰۹)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس میں یہ چار صفات پائی جائیں وہ پکا منافق ہوگا، اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک صفت ہو تو اس میں نفاق کی ایک صفت ہوگی تا آنکہ اسے چھوڑ دے، ان چار صفات میں سے ایک صفت آپ نے یہ بیان فرمائی کہ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں وہ خیانت کرے''۔

(امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

(۴۰) احسان جتلانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾

(البقرہ: ٢٦٤)

''اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت پہنچا کر باطل نہ کرو''۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین طرح کے لوگوں سے نہ تو بات کرے گا اور نہ انہیں دیکھے گا اور نہ ہی انہیں (گناہوں) سے پاک وصاف کرے گا اور مزید برآں ایسے لوگ دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے: (پہلا) وہ شخص جو ٹخنے سے نیچے کپڑے پہنے (دوسرا) وہ شخص جو احسان جتلا کر کسی کو کچھ دے (تیسرا) وہ شخص جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال فروخت کرے''۔

(اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(۴۱) قضاوقدر کا انکار کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ﴾ (القمر: ٤٩)

''ہم نے ہر چیز کو (ایک خاص) اندازے سے پیدا کیا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''والدین کی نافرمانی کرنے والا اور تقدیر کا انکار کرنے والا اور شراب نوشی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

(کتاب السنہ میں شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے، دیکھئے حدیث نمبر: ۳۲۱)

(۴۲) تجسّس کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾ (الحجرات: ١٢)

''اور تجسّس نہ کیا کرو۔''

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص (چوری چھپے) لوگوں کی ان باتوں کو سنے جن کا سننا وہ پسند نہ کرتے ہوں تو اس کے کان میں (قیامت کے دن) سیسہ ڈالا جائے گا، اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اس سے (آخرت میں) جَو میں گرہ لگانے کو کہا جائے گا۔'' (اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر: ۶۰۲۸)

(۴۳) چغل خوری:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلاَ تُطِعْ كُلَّ حَلاَّفٍ مَّهِيْنٍ ☆ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ﴾(القلم: ۱۰،۱۱)

''اور آپ ایسے شخص کا بھی کہنا نہ مانئے گا جو بڑی قسمیں کھانے والا ہے، ذلیل ہے، طعنہ باز ہے، چغل خوری کرتا پھرتا ہے۔''

''نمام'' (چغلخور) اسے کہتے ہیں جو فساد پھیلانے کی غرض سے لوگوں کے مابین اِدھر کی باتیں اُدھر کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بار دو قبروں کے پاس سے گذرتے ہوئے فرمایا:

''ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب بظاہر کسی بڑی چیز کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے، ان میں سے ایک (قبر والے کو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ) لوگوں کے درمیان چغل خوری کیا کرتا تھا...۔'' (امام بخاری نے روایت

کیا ہے، ملاحظہ ہو: فتح الباری ۱۰/۴۷۲)

(۴۴) لعن طعن کرنا:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔''

(اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: فتح الباری ۱/۱۱۰)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی بندہ کسی پر لعنت بھیجتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے، چنانچہ آسمان کے دروازے اس پر بند ہو جاتے ہیں، پھر وہ زمین کی جانب واپس آنے لگتی ہے تو اس کے بھی دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں بائیں گردش کرتی رہتی ہے اور جب اسے کوئی مستقر نہیں ملتا تو وہ لعنت کئے جانے والے کی جانب لوٹ جاتی ہے اگر وہ مستحق ہوتا ہے، ورنہ لعنت کرنے والے ہی کے اوپر مسلط ہو جاتی ہے''۔

(اسے امام ابوداود نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: ۱۶۷۲)

اے میرے بھائی! آپ کو یہ جان لینا چاہئے کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ کسی مسلمان پر لعنت بھیجنا حرام ہے، خواہ کیسے بھی حالات پیدا ہو جائیں۔ ہاں عمومی طور پر برے اخلاق وصفات والوں پر لعنت کی جاسکتی ہے، جیسے کوئی یہ کہے: (لعن الله الظالمين ، لعن الله الكافرين ، لعن الله المصورين) ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو، کافروں پر اللہ کی لعنت ہو، تصویر بنانے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

(۴۵) غداری اور بے وفائی کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص میں چار طرح کی صفات پائی جائیں وہ پکا منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک صفت موجود ہوتو وہ نفاق کی ایک صفت کا حامل سمجھا جائے گا تا آنکہ اسے چھوڑ دے: جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے، اور گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے، اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوج کرنے لگے۔'' (امام بخاری نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: فتح الباری ۱/ ۸۹)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''ہر غدار شخص کے ساتھ قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا (جو اس کے بقدر غدر چھوٹا و بڑا ہوگا) اور کان کھول کر سن لو! امیر المومنین کے خلاف غدر بلند کرنے سے بڑی کوئی غداری نہیں ہے''۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع حدیث نمبر: ۱۵۷۰)

(۴۶) کاہنوں اور نجومیوں کی تصدیق کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص کسی نجومی اور کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے شریعت محمدیہ کا انکار کر دیا۔''

نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے کسی نجومی کے پاس جا کر کچھ پوچھا تو اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہوگی۔''   (امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(۴۷) شوہر کی نافرمانی کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلاَ تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلاً اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیّاً كَبِیْرًا﴾ (النساء: ٣٤)

''اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو انہیں نصیحت کرو اور انہیں بستروں میں تنہا چھوڑ دو اور انہیں مارو، پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو ان کے خلاف بہانے نہ ڈھونڈو بیشک اللہ بڑی رفعت والا اور بڑی عظمت والا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی مرد اپنی بیوی کو ہم بستری کے لئے بلائے اور وہ انکار کردے اور مرد ناراض ہوکر شب گذارے، تو فرشتے اس عورت پر صبح تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں''۔   (امام بخاری نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو فتح الباری ۶/۳۱۴)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اگر میں کسی کو غیر اللہ کے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے، قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان

ہے، عورت اپنے پروردگار کے حقوق کی ادائیگی سے اس وقت تک سبکدوش نہیں ہوسکتی جب تک کہ اپنے شوہر کے تمام حقوق کی انجام دہی نہ کرے، حتیٰ کہ اگر شوہر اسے بلائے اور یہ کجاوہ پر ہے تب بھی انکار نہ کرے''۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع، حدیث نمبر: ۵۲۹۵)

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنے شوہر کی شکرگذار نہیں ہوتی، حالانکہ وہ اس سے مستغنی نہیں ہوسکتی ہے''۔

(ملاحظہ ہو: سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۲۸۹)

اس لئے ہر مسلمان خاتون کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہر کی خوشنودی حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے اور اس کی ناراضگی کے اسباب سے گریز کرے، اور اگر وہ کسی شرعی وفطری اعذار جیسے حیض ونفاس اور روزوں کے ایام میں نہیں ہے تو شوہر کو اپنی خواہشات پوری کرنے دے، اور ہمیشہ شرم وحیا کے زیور سے آراستہ رہے اور شوہر کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے اور اس کی ناراضگی سے بچنے کو متاع حیات سمجھے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اگر عورت (صحیح معنوں میں) شوہر کے حقوق سے واقف ہو تو اس کے دن ورات کے کھانے کی تیاری سے اس وقت تک نہ بیٹھے گی جب تک وہ اس سے فارغ نہ ہوجائے۔''

(اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع: ۵۲۹۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: اے عورتو! تمہیں اپنے اپنے شوہروں کے حقوق کا صحیح اندازہ ہو جائے تو تم میں ہر عورت اپنے چہرے کی گال سے شوہر کے قدموں کے گرد و غبار صاف کرے گی۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں اکثریت فقراء کی نظر آئی اور جہنم میں نظر ڈالی تو اکثریت عورتوں کی دکھائی دی''۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع: ۱۰۳۱)

امام ذہبی رحمہ اللہ اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''عورتوں کے اس کثرت سے جہنم میں جانے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اور اپنے شوہروں کی فرمانبرداری میں کوتاہی کرتی ہیں، اور بکثرت بے پردگی میں ملوث ہوتی ہیں، اور بے پردگی کے معنی یہ ہیں کہ جب وہ باہر نکلنے کا ارادہ کرتی ہیں تو اچھے سے اچھے لباس زیب تن کرتی ہیں اور اچھی طرح بناؤ سنگھار کر کے حسن و جمال کا مظاہرہ کرتے ہوئے نکلتی ہیں اور لوگوں کو فتنہ میں ڈالتی ہیں اور اگر وہ اپنے طور پر شر و فتنہ سے محفوظ رہتی ہیں لیکن لوگ ان کے فتنہ سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''عورت پردہ میں رہنے والی شے ہے، جب وہ باہر نکل جاتی ہے تو شیطان اسے تکنے لگتا ہے۔''

(امام ترمذی نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع، حدیث نمبر: ٦٦٩٠)

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''عورت جب اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم الشان ہوتی ہے ،عورت کے لیے رضائے الٰہی کے حصول کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ چراغ خانہ رہے اور شوہر کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔'' (ملاحظہ ہو: کتاب الکبائر للذہبی، ص:۱۷۶)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''عورت پردہ میں رہنے والی چیز ہے اور جب وہ اپنے گھر سے باہر نکل جاتی ہے تو شیطان اسے تکنے لگتا ہے، حالانکہ وہ اپنے گھر کی کوٹھری میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قریب ترین رہتی ہے۔''

(امام طبرانی نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب:۳۴۲)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے بڑا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے۔''

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: حدیث نمبر: ۲۰۶۷)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو جنت میں اس کی حور بیویاں کہتی ہیں: خدا تمہارا ناس کرے! تم اس کو تکلیفیں نہ پہنچاؤ، اس لیے کہ وہ تمہارے پاس عارضی امانت ہے اور جلد ہی تم سے فراق حاصل کر کے ہمارے پاس آجائے گا''۔

(امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع :۱۹۲۷)

اس لئے ایک مسلمان خاتون کے لئے زیادہ مناسب ہے کہ وہ چراغ خانہ بنی رہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت گذار اور شوہر کی مطیع وفرمانبردار رہے اور اس کے حقوق کی رعایت کرے اور اس کے ساتھ بداخلاقی نہ کرے۔

اس سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''تین طرح کے لوگ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں لیکن ان کی دعائیں قبول نہیں کی جاتیں، ایک وہ شخص ہے جس کے نکاح میں کوئی بدخلق عورت ہو لیکن وہ اس کو طلاق نہیں دیتا، دوسرا وہ شخص ہے جس کا مال کسی کے ذمہ ہو لیکن وہ اس پر گواہ نہیں بناتا، تیسرا وہ شخص ہے جو کسی بیوقوف کو مال عطا کرتا ہے، حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلاَ تُؤْتُوْا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُم﴾ (النساء: ٥)

''اور کم عقلوں کو اپنا مال نہ دے دو۔'' (صحیح الجامع: ٣٠٧٥)

مذکورہ بالا ساری حدیثیں عورت کے ذمہ شوہر کے حقوق کی اہمیت کو بتاتی ہیں۔ ہم نے اس مسئلہ پر قدرے تفصیل سے اس لیے روشنی ڈال دی ہے کیونکہ موجودہ دور میں مسلمان عورتوں میں مغربی تہذیب وتمدن اور امریکی اور یورپی فاجرہ و فاحشہ عورتوں کی تقلید بڑھتی جارہی ہے، اور وہ بھی ان کی طرح بے حیائی و بے پردگی سے بن ٹھن کر سیر وتفریح کے لئے گھروں سے باہر نکلنے لگی ہیں، اور انہوں نے اپنے شوہروں کی نافرمانی میں مغربی عورتوں کی تقلید شروع کردی ہیں، اور بہت سے مردنما شوہروں کے امور ان کی عورتوں کے ہاتھ میں ہوگئے ہیں، اللہ تعالیٰ ایسی صورتحال

سے پناہ میں رکھے اور پردہ دار نیک خواتین کی تعداد میں اضافہ فرمائے۔

میری نصیحت ہے کہ اے مسلمان بھائی! آپ پردہ نشین اور دیندار عورت سے شادی کریں جو اپنی اور آپ کی عزت وآبرو اور مال ودولت کی حفاظت کرے اور جو بن ٹھن کر اور خوشبو میں معطر ہوکر نہ نکلے اور آپ کی فرمانبردار ہو، کیونکہ جس کشتی کے ناخدا دو ہوتے ہیں وہ غرق آب ہو جاتی ہے۔

اسی طرح اپنی بیوی کو خیر وبھلائی کی نصیحت کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''عورتوں کو خیر وبھلائی کی باتوں کی تاکید کرتے رہنا چاہئے، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور پسلی کا سب سے ٹیڑھا حصہ اوپر ہوتا ہے، تو اگر تم اس کو سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ دو گے اور اگر اسی طرح چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی، اس لئے عورتوں کو خیر وبھلائی کی تاکید کرتے رہا کرو''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: الفتح ۹/۲۵۳)

اسی طرح عورتوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے احکام کی اتباع کا حکم دینا چاہیے اور ان تمام باتوں اور عادات سے اجتناب کی تاکید کرنی چاہیے جن سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے، کیونکہ یہی جنت تک لے جانے والا راستہ ہے۔

(۴۸) کپڑوں، دیواروں اور پتھروں پر تصویریں بنانا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں وہ قیامت کے دن عذاب سے دوچار

ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو تصویریں بنائی تھیں، ان کو زندہ کرو''۔ (امام بخاری اور مسلم اور ان کے علاوہ دوسرے محدثین نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: فتح الباری ۱۰/۳۸۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور میں نے ایک طاق یا الماری پر ایک پردہ ڈالا ہوا تھا اور اس پردے میں تصویریں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے جب اس کو دیکھا تو پھاڑ ڈالا اور فرمایا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے روز وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کی نقل اتارتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس کے ایک دو تکیے بنا ڈالے۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث نمبر: ۲۱۳۶۶)

(۴۹) مصیبت کے وقت نوحہ گری اور سینہ کوبی کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص چہرے کو زدوکوب کرے اور گریبان پھاڑے، اور جاہلانہ نعرہ بازی کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔''

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: الفتح ۳/۱۶۳)

(۵۰) سرکشی کرنا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ

الْحَقِّ أُوْلَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (الشوری: ٤٢)

''الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین پر ناحق سرکشی کرتے پھرتے ہیں، ایسوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے میرے پاس یہ وحی بھیجی ہے کہ لوگ باہمی طور پر تواضع اور انکساری سے پیش آئیں تا آنکہ کوئی کسی پر فخر ومباہات نہ کرے اور کوئی کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرے۔''

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: النووی ۱۰/ ۳۸۵)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سرکشی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ دنیا میں جلد از جلد سزا کا اور آخرت میں عذاب کا موجب نہیں۔'' (امام ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا ہے)

(۵۱) کمزوروں، غلاموں، باندیوں، بیویوں اور جانوروں پر ظلم وزیادتی کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اپنے غلام کی کسی ایسے فعل پر پٹائی کی جسے اس نے نہیں کیا تھا یا اسے طمانچہ مارا، تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کردے۔''

(ملاحظہ ہو: صحیح مسلم: ۱۰۸)

نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگوں کو دنیا میں عذاب دیتے ہیں۔''
(امام مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث نمبر: ۱۸۳۳)

(۵۲) پڑوسی کو تکلیف دینا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہ ہوں۔'' (ملاحظہ ہو: صحیح الجامع: ۷۰۰۲)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
''مجھے حضرت جبرئیل بار بار پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خیال پیدا ہونے لگا کہ آپ اس کو وارث بنا دیں گے۔''
(امام مسلم نے روایت کیا ہے، نووی ۱/۵۲۴)

(۵۳) مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا اور گالیاں دینا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَاناً وَاِثْماً مُّبِيْناً﴾ (الأحزاب: ٥٨)
''اور جو لوگ ایذا پہنچاتے رہتے ہیں ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہو تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بار (اپنے اوپر) لیتے ہیں۔''
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین شخص وہ ہوگا جس کے شر سے محفوظ رہنے کی خاطر لوگوں نے اس سے قطع تعلق کرلیا ہو۔''

(امام بخاری نے روایت کیا ہے، الفتح: ۴۵۲/۱۰)

(۵۴) ٹخنوں سے نیچے کپڑے پہننا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائی جائے وہ آگ میں ہوگی''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے)

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نگاہ نہیں کرے گا جس کا ازار تکبر کی وجہ سے نیچے لٹکتا ہو۔'' (امام بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے)

افسوس کہ موجودہ دور میں اس کی وبا عام ہوگئی ہے، بس اللہ جس پر رحم فرمائے وہی اس وبا سے محفوظ ہے، لوگوں کے کپڑے عام طور پر ٹخنوں سے نیچے ہوتے ہیں، بسا اوقات زمین تک پہنچ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس بدعملی سے محفوظ رکھے۔

(۵۵) سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ کے اندر جہنم کی آگ داخل کررہا ہے۔'' (امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(۵۶) مردوں کا ریشم اور سونے کے ملبوسات اور مصنوعات استعمال کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''وہی شخص دنیا میں ریشمی لباس زیب تن کرتا ہے جس کا آخرت (کے ملبوسات) میں کوئی حصہ نہیں۔'' (امام مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث: ۱۳۳۵)

نیز نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''میری امت کے مردوں پر ریشمی لباس اور سونا پہننا حرام کردیا گیا ہے، اورعورتوں کے لئے یہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔''

(ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذی، حدیث: نمبر ۱۴۰۴)

(۵۷) غلام کا اپنے مالک کے پاس سے بھاگ جانا:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جب غلام بھاگ جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

''تا آنکہ اپنے آقا کے یہاں واپس لوٹ آئے۔''

(ملاحظہ ہو: صحیح الجامع: ۲۵۷)

(۵۸) غیراللہ کے لئے جانور ذبح کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جس نے غیراللہ کے لئے ذبح کیا ہو''۔ (امام مسلم نے روایت کیا ہے، النووی: ۸/۲۵۹)

غیر اللہ کے لئے ذبح کرنے کی شکل یہ ہے کہ کوئی شخص ذبح کرتے وقت یہ کہے کہ یہ جانور شیطان یا کسی بت یا فلاں شیخ وغیرہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں۔

(۵۹) جان بوجھ کر اپنے آپ کو باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے تو اس پر جنت حرام ہے۔'' (صحیح الجامع، حدیث نمبر: ۵۸۶۵)

(۶۰) فضول بحث ومباحثہ کرنا:

یعنی کسی کے کلام میں عیب جوئی کرنا تاکہ اس کی نااہلیت ثابت کر کے تحقیر کی جائے اور اپنی قابلیت کا اظہار کیا جائے۔ایک طویل حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس شخص نے کسی باطل مسئلہ پر کٹھ حجتی کی حالانکہ وہ اس کی (صحیح صورتحال) سے واقف ہے تو وہ برابر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے دوچار رہتا ہے تا آنکہ اس سے باز آجائے۔''

(امام ابوداود نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع، حدیث نمبر: ۶۱۹۶)

دوسری جگہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''کوئی قوم ہدایت یافتہ ہونے کے بعد اس وقت گمراہ ہوجاتی ہے جب وہ بحث ومباحثہ میں پڑ جاتی ہے۔''

(امام ترمذی نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع: ۵۶۳۳)

(٦١) ضرورت سے زائد پانی کا روکنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے ضرورت سے زائد پانی یا سبزیوں کو (کسی کو دینے سے) روک لیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے فضل وکرم کو اس سے روک لیں گے۔'' (امام احمد نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع: ٦٥٦٠)

(٦٢) ناپ تول میں کمی وبیشی کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ☆ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ☆ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَو وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ﴾ (المطففين: ١-٣)

''بڑی خرابی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لئے کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں (تو) پورا ہی لیں اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں۔''

(٦٣) تدبیر الٰہی سے بے خوف وبے فکر ہو جانا:

نبی اکرم ﷺ کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

(يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلىٰ دِيْنِكَ)

''اے دلوں کے پلٹنے والے ہمارے قلوب کو اپنے دین پر ثابت رکھ''۔

چنانچہ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! آپ کو ہمارے بارے میں خطرہ ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''سارے قلوب (دل) رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، ان کو جس طرح چاہتا ہے الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔''

(امام احمد نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع: ۱۶۸۵)

اس لئے میرے بھائی! آپ کو اپنے ایمان اور عمل صالح اور نماز وروزے اور تمام عبادات' خواہ وہ کتنی ہی زیادہ اور اچھی ہوں' ان کے پیش نظر عجب اور خود پسندی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ سب سراسر فضل خداوندی ہے، وہ چشم زدن میں سلب کرسکتا ہے اور ان انعام واکرام سے تم محروم بھی ہو سکتے ہو، اور اس طرح قلوب خیر وبرکت سے خالی ہو سکتے ہیں۔

اس لئے خود پسندی اور احساس برتری سے اجتناب کرنا چاہیے، بعض بیوقوف لوگ کہنے لگتے ہیں کہ ہم فلاں شخص سے افضل ہیں کیونکہ ہم کم از کم یہ کام کرتے ہیں اور وہ یہ بھی نہیں کرتا، حالانکہ اللہ تعالیٰ تمام افعال اور دلوں کے رازوں کو جانتا ہے، بحیثیت ایک سچے مسلمان آپ کو ہمیشہ اللہ کا خوف اور اس کی خشیت اختیار کرنی چاہئے اور اپنی کوتاہیوں کا احساس واعتراف کرنا چاہیے اور اعمال حسنہ کو کم ہی تصور کرنا چاہیے اور اپنے آپ کو ایسی کیفیت میں رکھنا چاہئے جس کو نبی اکرم ﷺ نے یوں بیان فرمایا ہے:

''اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور اپنے گھر کو کشادہ سمجھو اور اپنے گناہوں پر گریہ وزاری کرتے رہا کرو۔''

(امام ترمذی نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع: ۱۳۹۲)

اس لیے اپنے عمل صالح پر بھروسہ نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے مکر سے خود کو محفوظ نہ سمجھو

اوران لوگوں کی طرح نہ بنو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلاَ يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾

(الاعراف: ۹۹)

''کیا یہ لوگ اللہ کی خفیہ تدبیروں سے بے خوف ہو گئے ہیں، سو اللہ کی تدبیر سے کوئی بھی بے خوف نہیں ہوتا، بجز ان لوگوں کے جو گھاٹے میں آ چکے ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ حصول عافیت کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو اور ہمیشہ یہ دعا: "يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلىٰ دِيْنِكَ" کو دہراتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہا کرو کہ آپ کا خاتمہ آپ کے سب سے بہتر عمل پر ہو۔

(۶۴) مردار جانور اور سور کا گوشت کھانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّماً عَلىٰ طَاعِمٍ يَّطْعَمُهُ اِلَّآ اَنْ يَكُونَ مَيْتَةً اَوْ دَماً مَّسْفُوحاً اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهُ رِجْسٌ﴾ (الأنعام: ١٤٥)

''آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ مجھ پر جو وحی آئی ہے اس میں تو میں (اور) کچھ حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لئے سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو، یا بہتا ہوا خون ہو، یا سور کا گوشت ہو کیوں کہ وہ بالکل ہی گندہ ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے نرد (شطرنج) کھیلا، گویا اس نے سور کے گوشت اور اس کے خون میں اپنا ہاتھ رنگ لیا۔'' (امام مسلم نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: النووی ۹/۱۵۵)

جب حضور اکرم ﷺ سور کے گوشت اور خون سے ہاتھ آلودہ ہونے کو گناہ ہی نہیں بلکہ گناہ کبیرہ فرمارہے ہیں تو اس کا کھانا اور استعمال کرنا معاذ اللہ کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

(۶۵) نماز جمعہ اور جماعت کا چھوڑنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''لوگ جمعہ کو چھوڑنے سے باز رہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگادے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہوجائیں گے۔''

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث نمبر: ۸۶۵)

دوسری حدیث میں ارشاد ہے:

''جس شخص نے اذان سنی اور (مسجد میں) نہیں آیا تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی مگر عذر کے وقت۔''

(ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع: ۶۳۰۰)

(۶۶) اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے مایوس ہونا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّهُ لاَ يَيْئَسُ مِن رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَومُ الكٰفِرُونَ﴾(یوسف: ۸۷)

''اللہ کی رحمت سے مایوس تو بس کافر ہی لوگ ہوتے ہیں۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم میں ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتے ہوئے وفات پائے۔''

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، النووی ۱۰/ ۳۹۶)

(۶۷) مسلمان کو کافر ٹھہرانا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کو کافر کہہ کر مخاطب کیا تو ان میں سے کوئی ایک اس کا مستحق ہوگیا۔''

(اسے امام بخاری نے کتاب الادب میں روایت کیا ہے)

(۶۸) مکروفریب اور دھوکہ بازی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّءُ اِلَّا بِاَهْلِهِ﴾ (فاطر: ۴۳)

''اور بری چالوں کا وبال انہیں چال والوں پر پڑتا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مکروفریب اور دھوکہ بازی کا حشر جہنم ہے۔''

(امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: السلسلۃ الصحیحۃ: ۱۰۵۷)

(۶۹) مسلمانوں کے خلاف جاسوسی اور ان کی پردہ دری کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ☆ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ﴾ (القلم: ۱۰،۱۱)

''اور آپ ایسے شخص کا بھی کہا نہ مانیں جو بڑا قسمیں کھانے والا ہے، ذلیل ہے، طعنہ باز ہے، چغل خوری کرتا پھرتا ہے۔''

ایک طویل حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

''جس نے کسی مسلمان کے متعلق ایسی بات کہی جو اس کے اندر نہیں پائی جاتی اللہ تعالیٰ اسے جہنمیوں کے پیپ اور پسینہ میں ٹھہرائے گا تاوقتیکہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے، حالانکہ وہ نہیں نکل سکتا۔''

(ابوداود اور طبرانی نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع: ٦١٩٦)

(٧٠) صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، قسم ہے اس ذات پاک کی! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی شخص احد (پہاڑ) کے برابر بھی (اللہ کے راستے میں) سونا خرچ کرے تب بھی ان کے (خرچ کیے گئے) ایک مد یا نصف مد کے برابر نہیں ہوسکتا۔'' (امام بخاری نے روایت کیا ہے، الفتح ٦/٢١)

نیز ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔'' (امام طبرانی نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع: ٦٢٨٥)

(٧١) ناحق فیصلہ کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''دو قسم کے قاضی جہنم میں جائیں گے، اور ایک قاضی جنت میں جائے گا۔ جس قاضی نے حق تک رسائی حاصل کی اور اس کے مطابق فیصلہ کیا وہ جنت

میں جائے گا، اور جس قاضی نے حق کی معرفت رکھتے ہوئے قصداً ظالمانہ فیصلہ کیا، یا بغیر علم و تحقیق کے (ناحق) فیصلہ کیا' تو یہ دونوں (قسم کے قاضی) جہنم میں جائیں گے۔'' (حاکم نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع: ۴۲۹۸)

(۷۲) فحش کلامی کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص کے اندر چار چیزیں ہوں وہ پکا منافق ہے، اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک صفت ہوگی تو وہ نفاق کی ایک صفت کا حامل ہوگا تا آنکہ اسے چھوڑ دے: جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، اور جب بات چیت کرے تو جھوٹ بولے، اور جب معاہدہ کرے تو غداری کرے اور جھگڑا کرے تو فحش کلامی کرے۔''

(امام بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع، حدیث نمبر: ۸۸۹)

(۷۳) نسب میں عیب جوئی کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''لوگوں کے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جو ان کے کفر کا باعث بنتی ہیں، نسبوں میں طعن (عیب جوئی) کرنا، اور مُردوں پر نوحہ کرنا۔''

(امام مسلم و احمد نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع، حدیث نمبر: ۱۳۸)

(۷۴) مردوں پر نوحہ گری کرنا:

مذکورہ بالا حدیث دلیل ہے۔

(۷۵) سنگ میل مٹا دینا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو راستوں کے سنگ میل مٹا دیتا ہے۔'' (امام مسلم اور دوسرے محدثین نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع: ۵۱۱۲)

(۷۶) کوئی برا طریقہ ایجاد کرنا یا گمراہی کی دعوت دینا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے اسلام میں کوئی بُرا طریقہ ایجاد کیا تو اس پر اس کا اور اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہوگا، جبکہ اس کے کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔'' (امام مسلم نے روایت کیا ہے)

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس شخص نے کسی گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس پر اس کا گناہ اتنا ہی ہوگا جتنا اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ہوگا اور ان کے گناہوں میں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔'' (امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے)

(۷۷) بال میں بال ملانا اور جسم گدوانا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جسم گودنے والی پر اور گدوانے والیوں پر، اور ان عورتوں پر جو ابرو یعنی بھوؤں کے بال چنتی ہیں اور ان عورتوں پر بھی جو چنواتی ہیں، اور اللہ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو حسن کے لیے دانتوں کے

درمیان کشادگی کرتی ہیں، جو اللہ کی خلقت کو بدلنے والی ہیں''۔
(امام بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع: ۵۱۰۴)

ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

''اللہ کی لعنت ہو اس عورت پر جو (بالوں کو لمبا یا پھولا ہوا بنانے کے لیے کسی مرد یا عورت کے بال) اپنے بالوں میں یا کسی اور کے بالوں میں ملائے، اور اس عورت پر بھی اللہ کی لعنت ہو جو کسی عورت سے کہے کہ دوسرے کے بال میرے بالوں میں ملا دے۔'' (بخاری ومسلم وغیرہما)

نبی ﷺ نے مزید فرمایا:

''اللہ کی لعنت ہو اس عورت پر جو گودنے والی ہے اور اس پر بھی جو گدوانے والی ہے۔'' (مسلم ۳/۱۶۷۶)

(۷۸) کسی مسلمان کی طرف دھاردار آلے یا ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اپنے بھائی کی طرف دھاردار آلے سے اشارہ کیا تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں، اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔'' (امام مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے)

اس شدید وعید کی توجیہ کرتے ہوئے ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''اس لیے کہ تم میں کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ سے

چلوادے اور وہ (شخص) جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔''

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث نمبر: ۲۶۱۷)

(۷۹) حرم محترم میں ملحدانہ کام کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالْـمَسْـجِـدِ الْـحَـرَامِ الَّذِى جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً الْعٰكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ (الحج:۲۵)

''اور مسجد حرام سے جس کو ہم نے مقرر کیا ہے لوگوں کے واسطے کہ اس میں رہنے والا اور باہر سے آنے والا سب برابر ہیں، اور جو کوئی بھی اس کے اندر راستی سے ہٹ کر ظلم کا راستہ اختیار کرے گا، ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔''

قرآن کریم اور سنت طیبہ کی روشنی میں پچھلے صفحات میں بعض ان اہم گناہوں کا تذکرہ تھا جنہیں علماء کرام نے اپنی اپنی تالیفات میں اور خصوصاً امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور ومعروف کتاب " **الکبائر** " میں مدون فرمایا ہے۔

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہم کو ان تمام کبیرہ گناہوں سے محفوظ رکھے جن سے ہم واقفیت رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے، اور ان تمام چیزوں سے اجتناب کی توفیق دے جسے وہ پسند نہیں فرماتا، اور جو کوتاہیاں ہوگئی ہیں انہیں معاف فرمائے۔ نیز ہمیں اس مفلس کے قبیل سے نہ بنائے جس کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے:

''جانتے ہو کہ مفلس کسے کہتے ہیں؟ میری امت میں درحقیقت مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ لے کر حاضر ہوگا، اور ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ کسی کو دنیا میں گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال ہضم کرلیا ہوگا، کسی کی خون ریزی کی ہوگی، یا کسی کو ناحق مارا پیٹا ہوگا' تو جس شخص کو مثلاً اس نے گالی دی ہوگی اسے اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسرے کو مثلاً جس کو اس نے مارا پیٹا ہوگا اس کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی، پھر ان مظالم کے ادا ہونے سے پہلے اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان مظلوموں کے گناہ اس کے سر ڈال دیے جائیں گے پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا''۔

(امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع: ۸۷)

اس لیے ہر مسلمان بھائی کو اپنا ذاتی محاسبہ کرنا چاہیے، قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے محاسبہ فرمائیں، لہٰذا ہر دن یا ہر ہفتے یا کم از کم ہر مہینے یہ محاسبہ کر لینا چاہیے کہ خدانخواستہ اس سے کوئی ایسا قول وفعل تو سرزد نہیں ہوگیا ہے جو صحیح عقیدہ کے منافی ہو، یا دین کے ستون نماز میں کوتاہی تو نہیں ہو رہی ہے، کیا اسلام کے بقیہ ارکان صحیح طور پر ادا ہو رہے ہیں، یا مذکورہ بالا کبیرہ گناہوں کا مرتکب تو نہیں ہو رہا ہے اور اسے توبہ کی توفیق ہو رہی ہے کہ نہیں؟ لہٰذا اے بھائی! آپ کو سچی توبہ کرنے میں جلدی کرنی چاہیے کیونکہ کبیرہ گناہ سچی توبہ کرنے سے معاف کر دیا جاتا ہے۔ (إن شاء الله)

اسی طرح توبۃ النصوح کی چند شرطیں ہیں:

اول: گناہ کے ارتکاب پر شرمندہ ہونا۔

دوم: گناہ کو دوبارہ نہ کرنے کا عزم مصمم کرنا۔

سوم: اخلاص کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے توبہ کرنا۔

چہارم: گناہ کے ارتکاب میں حقوق العباد کی حق تلفی کی صورت میں حق، صاحب حق تک پہنچانا، جیسے آپ نے کسی شخص کو گالی دی یا زبردستی اس سے کوئی چیز حاصل کر لی، تو سب سے قبل ان حقوق کو واپس کیا جائے اور اس سے معافی کی درخواست کی جائے۔

اور اگر کسی سے ایسا گناہ سرزد ہوا ہو جس میں کسی دوسرے شخص کی حق تلفی نہ ہوئی ہو تو اس سے توبہ کرنے کے لیے مذکورہ بالا پہلی تین شرطیں کافی ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف اور توبہ کو قبول فرمائے، **اِنَّهُ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ .**

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ہر آدمی سے غلطی سرزد ہوتی ہے، لیکن غلطی کرنے والوں میں سے اچھے وہ لوگ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں۔'' (امام احمد اور ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے)

کبیرہ گناہ کے متعلق یہاں یہ بات واضح کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جب گناہ کبیرہ کسی سے سرزد ہوتا ہے تو اس کا گناہ صرف اسی شخص تک محدود رہتا ہے، ہاں اگر اس نے کسی دوسرے کی اس کے ارتکاب کرنے میں مدد کی ہے تو اس کو بھی مرتکب

ہونے والے کی طرح گناہ ملے گا، اور یہی اصول گناہ صغیرہ کے متعلق بھی ہے۔

اس لیے ہر مسلمان کو داعیِ خیر ہونا چاہئے اور داعیِ شر ومعصیت نہیں ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب لوگوں کو اس سے محفوظ رکھے۔ اِنَّـهُ سَـمِيْـعٌ مُّجِيْبٌ ، وَصَلَّى اللّٰـهُ عَـلٰـى عَبْـدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ، وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

فصل

بعض ان گناہوں کا بیان جن کے کبیرہ ہونے کا احتمال ہے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی کی بیوی یا غلام کو اس کے خلاف بھڑکایا وہ ہم میں سے نہیں۔''

(ملاحظہ ہو: سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، حدیث نمبر: ۳۲۴)

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کو ایک سال تک چھوڑے رکھا تو یہ اس کا خون بہانے کی مانند ہے۔''

(اس کو امام احمد اور ابوداود وغیرہ نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع، حدیث نمبر: ۶۵۸۱)

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ کسی حد کے نفاذ میں جس کی سفارش حائل ہوگئی اس نے اللہ کے حکم کی مخالفت کی۔''

(اس کو ابوداود اور طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع، حدیث نمبر: ۶۱۹۶)

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''منافق کو سردار نہ کہو، کیونکہ اگر وہ تمہارا سردار ہوگیا تو سمجھو کہ تم نے اپنے رب کو ناراض کرلیا۔''

(اس کو امام احمد، ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع، حدیث نمبر: ۷۴۰۵)

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جس نے بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکا تو ان کے لئے روا ہے کہ اس کی آنکھیں پھوڑ دیں۔‘‘ (اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’وہ شخص اللہ تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں ہوسکتا جو لوگوں کا شکر ادا نہ کرے۔‘‘

(اسے امام احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع، حدیث نمبر: ۷۷۱۹)

فہرست

عناوین	صفحہ نمبر